محمد شاہ زیب عارف

شیر کامل

مذکورہ بالاعنوان سے شاید آپ چونک گئے ہوں گے مگر حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس سے بہتر عنوان نہیں سوجھتا، حضرت شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ جب مسند حدیث پر براجمان ہوتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا شیر اپنی سلطنت میں بیٹھا ہو پھر حضرت کا نام شیر علی شاہ ذہن میں آتا تو دل کی عجیب حالت ہوجاتی اب جب وہ کیفیت اور منظر یاد آتا ہے تو سینے پر سانپ لوٹ جاتے ہیں ہائے کیا دن تھے وہ......

تصوراتی تخیل

ہوسکتا ہے کہ اس معاملے میں میرے سہیم اور بھی ہوں بہر حال "وللناس فیما یعشقون مذاھب"

اگر میرے شیخ کو چشم تصور سے دیکھنا ہو تو اپنی آنکھیں بند کر کے ذہن میں یہ نقشہ جمائے ''سرخ وسفید رنگت، کتابی چہرہ (اذا رؤو ذکر اللہ) کا مصداق متناسب الاعضاء اور بھر پور جسم ستواں اور کھڑا ناک، کشادہ روشن پیشانی، آنکھوں پر کالا چشمہ، سر پر بے ترتیب سفید پگڑی (جو محرابی طرز کی پگڑی سے کہیں زیادہ جچتی ہو) ہاتھ میں عصا'' یہ نقشہ جما کر اسکے ماتھے پر لکھئے حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ۔

دیار حبیب کی محبت

ایک مصری ادیب نے کہا تھا کہ مجھے تمام شہروں میں سب سے زیادہ پسند لکھنو ہے اسلئے کہ وہ ابوالحسن علی ندوی کا شہر ہے تو بالکل یہی بات میں اکوڑہ خٹک کے بارے میں نے کہوں گا بلکہ میں نے تو دارالعلوم حقانیہ کو بھی حضرت ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے پہچانا اور بالآخر حضرت کی محبت ہمیں کشاں کشاں کھینچ لائی۔

دل درمند، فکر ارجمند زبان ہوشمند

حضرت ڈاکٹر صاحب نصف صدی کی روایتوں کے امین تھے اور بقول حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم صاحب دامت برکاتہم آپؒ زینت المحدثین تھے بلکہ میرے خیال میں آپ مولانا شبلی کے الفاظ میں دل دردمند، فکر ارجمند اور زبان ہوشمند کے حامل تھے جنہوں نے کئی دہائیوں سے دارالعلوم حقانیہ کی مسند ارشاد سے قال اللہ اور قال الرسول کے زمزموں کو بلند کیا اور آخر کار یہ حسرت لیے اس دار فانی سے کوچ کر گئے کہ میری موت کا بلاوا اس حال میں آئے کہ میں مسند حدیث پر بیٹھ کر درس حدیث دے رہا ہوں۔

جان دی دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہر ادا دلربا

حضرت ڈاکٹر صاحب کی کون کون سے صفات اور کمالات کا ذکر کیا جائے انکے علمی رسوخ واتقان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں انکی علمی فتوحات پر خامہ فرسائی کی جائے یا انکی جہادی خدمات اور امارات اسلامیہ افغانستان سے ان کے قلبی تعلق کو اجاگر کیا جائے یا انکے درسی مہارت اور ملکہ کو موضوع بحث بنایا جائے یا علاقہ میں ان کی سماجی اور ملی خدمات کو ذکر کیا جائے ؟ یقیناً آپکی ذات اس لائق ہے کہ اس پر پی ایچ ڈی (Phd) کے مقالے لکھے جائیں۔

حالات کے تقاضوں سے باخبر

ہاں البتہ حال کے امر شرعی کو خوب جانتے تھے جس بات کو حال کا تقاضہ شرعی سمجھتے اسے ببانگ دہل کہتے پھر اس پر ڈٹ جاتے اور لومۃ لائم کی پرواہ نہ کرتے پولیو کے قطروں کا مسئلہ ہو یا جہاد افغانستان کا معاملہ، حدود آرڈیننس ہوں یا شریعت بل ہر معاملے میں آپ نے شرعی مؤقف کو واضح کیا اور متردد اذہان کی رہنمائی فرمائی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب اپنی لازوال خدمات اور ہزاروں عقیدتمندوں اور شاگردوں کے بیچ ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

ماہنامہ الحق کے ادارتی صفحات پر شائع ہونے والے منفرد
اور متنوع موضوعات پر لکھی گئی تحریرات کا مجموعہ

اسلام اور عصر جدید

رشحات قلم:

مولانا راشد الحق سمیع

مدیر اعلیٰ ماہنامہ الحق